بحث مزارات اولیاء اللہ پر گنبد بنانا

علماء مشائخ اولیاء اللہ جن کی تعظیم و توقیر در حقیقت مسلمان دو طرح کے ہیں ایک تو عام مومنین۔ دوسرے لیے المسلمین کی قبروں کو پختہ بنانا یا ان پر قبہ وغیرہ بنانا چونکہ بے فائدہ ہے اس اسلام کی تعظیم ہے۔ عامۃ پڑھی جاسکے جائز ہے۔ اور منع ہے ہاں اس پر مٹی وغیرہ ڈالتے رہنا تاکہ اس کا نشان نہ مٹ جائے فاتحہ وغیرہ ہجوم رہتا ہے لوگ وہاں بیٹھ کر قرآن خوانی و فاتحہ علماء مشائخ عظام اولیاء اللہ جن کے مزارات پر خلقت کا صاحب قبر کی اظہار عظمت کے لیے اس کے آس پاس سایہ کے لیے وغیرہ پڑھتے ہیں ان کے آسائش اور قبہ بنانا جائز بلکہ سنت صحابہ سے ثابت ہے اور جن عوام مومنین کی قبریں پختہ بنانا یا ان پر قبہ وغیرہ بنانا شرعاً مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے آخر کے دو منع ہے اگر ان کی قبریں پختہ بن گئی ہوں تو ان کو گرانا حرام ہے پہلے کرتے ہیں۔ پہلے باب میں تو اس کا ثبوت۔ دوسرے مسئلوں میں اختلاف اس لیے ہم اس بحث کے دو باب کے جوابات۔ باب میں مخالفین کے اعتراضات اور ان

پہلا باب

مزارات اولیاء اللہ پر عمارت کا ثبوت

دوسرے قبر ولی کو قدر سنت یعنی ایک ہاتھ سے زیادہ اونچا اس جگہ تین امور ہیں ایک تو خود قبر کو پختہ کرنا۔ عمارت بنادینا۔ پھر قبر کو پختہ کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک تو قبر کا اندرونی کرنا۔ تیسرے قبر کے آس پاس آتا ہے اس کو پختہ جو کہ میت سے ملا ہوا ہے اس کو پختہ کرنا دوسرے قبر کا بیرونی حصہ جو کہ اوپر نظر حصہ ۔کرنا

وہاں لکڑی لگانا منع ہے ہاں اگر وہاں پتھر یا سیمنٹ لگایا قبر کے اندرونی حصہ کو پختہ اینٹ سے پختہ کرنا۔
لکڑی اور اینٹ میں آگ کا اثر ہے۔ قبر کا بیرونی حصہ پختہ بنانا عامۃ المسلمین کے جاوے تو جائز ہے کیونکہ
لیے منع ہے اور خاص علماء مشائخ کے لیے جائز ہے۔

اور اگر آس پاس چبوترہ اونچا کر کے اس پر تعویذ بقدر ایک قبر کا تعویذ ایک ہاتھ سے زیادہ اونچا کرنا منع ہے
ہاتھ کیا تو جائز ہے۔

عامۃ المسلمین کی قبروں پر تو منع ہے۔ اور فقہاء علماء کی قبر کے آس پاس یا قبر کے قریب کوئی عمارت بنانا
ذیل ہیں۔ قبروں پر جائز۔ دلائل حسب

داؤد ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان ابن مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب الدفن میں بروایات ابو (1
قبر کے سرہانے ایک پتھر نصب فرمایا۔ اور فرمایا اعلم بھا قبر اخی وادفن الیہ من مظعون کو دفن فرمایا تو ان کی
مردوں کو دفن من اھلی ہم اس سے اپنے بھائی کی قبر کا نشان لگائیں گے اور اسی جگہ اپنے ایک بیت کے مات
حضرت خارجہ فرماتے ہیں۔ ہم زمانہ کریں گے۔ 2) بخاری کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر میں تعلیقًا ہے
عثمان میں تھے۔

یجاوزہ "ہم میں بڑا کودنے والا وہ تھا جو عثمان ابن مظعون ان اشدنا وثبۃ الذی یثب قبر عثمان ابن مظعون حتی
" جاتا۔ کی قبر کو پھلانگ

کی قبر کے سرہانے پتھر تھا اور بخاری کی اس روایت مشکوٰۃ کی روایت سے معلوم ہوا کہ عثمان ابن مظعون
تعویذ اس پتھر کا تھا اور دونوں روایات اس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ مشکوٰۃ سے معلوم ہوا کہ خود قبر عثمان کا
قریب کھڑا کر دیا بلکہ آیا کہ قبر کے سرہانے پر پتھر لگایا اس کے معنٰی یہ نہیں کہ قبر سے علیحدہ سر کے میں جو
کہ قبر ساری اس پتھر کی تھی مگر سرہانے کا ذکر یہ ہے کہ خود قبر میں ہی سر کی طرف اس کو لگایا یا مطلب یہ
کہ اگر کسی خاص قبر کا نشان قائم رکھنے کے لیے قبر اونچی کر دی کیا۔ ان دونوں احادیث سے یہ ثابت ہوا
سے پختہ کر دی جائے تو جائز ہے تا کہ معلوم ہو کہ یہ کسی بزرگ کی قبر ہے۔ اس سے پہلے جاوے یا پتھر وغیرہ
کے صندوق میں میت رکھ دو مسئلے حل ہو گئے نیز فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی زمین نرم ہو اور لوہے یا لکڑی

کھگل کر دو(دیکھو شامی اور عالمگیری کر دفن کرنا پڑے تو اس کے اندرونی حصہ میں چاروں طرف مٹی سے [redacted]

قبر کو اندر سے کچا ہونا چاہیئے۔ دو مسائل ثابت ہوئے۔ وغیرہ باب دفن لمیت) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ

ارد گرد یا اس کے قریب میں کوئی عمارت بنانا جائز مشائخ کرام اولیاء عظام علماء کرام کی مزارات کے (3 [redacted]

صحابہ کرام وعامۃ المسلمین کے عمل اور علماء کے اقوال سے ہے۔ قرآن ہے۔اس کا ثبوت قرآن کریم اور

کہف کا قصہ بیان فرماتے ہوئے کہا۔ کریم نے اصحاب [redacted]

بولے جو اس کام میں غالب رہے کہ ہم تو ان اصحابِ کہف قال الذین غلبوا علی امر ھم لنتخذن علیھم مسجد اوہ

دیوارے کہ از [COLOR/] میں اس آیت میں بنانا کی تفسیر میں فرمایا۔ پر مسجد بنائیں گے۔روح البیان

شوند یعنی لایعلم احد تربتھم و تکون محفوظۃ من تطرق الناس کماحفظت تربت رسول اللہ چشم مردم پوشیدہ [redacted]

گھیرے اور ان کے مزارات بالحظیرۃ یعنی انہوں نے کہا کہ اصحابِ کہف پر ایسی دیوار بناؤ جو ان کی قبر کو [redacted]

کی قبر شریف چار دیواری سے گھیر دی گئی لوگوں کے جانے سے محفوظ ہو جاویں۔ جیسے کہ حضور علیہ السلام

تفسیر روح البیان میں ہے ہے۔ مگر یہ بات نامنظور ہوئی تب مسجد آگی [redacted]

نماز پڑھیں اور ان سے برکت لیں۔ قرآن کریم نے ان یصلی فیہ المسلمون ویتبر کون بمکا نھم لوگ اس میں

ایک تو اصحابِ کہف کے گرد قبہ اور مقبرہ بنانے کا مشورہ کرنا دوسرے ان کے لوگوں کی دو باتوں کا ذکر فرمایا

تھے اور اب بنانا اور کسی باب کا انکار نہ فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ دونوں فعل جب بھی جائز قریب مسجد

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ بھی جائز ہیں جیسا کہ کتب اصول سے ثابت ہے کہ شرائع قبلنا یلزمنا حضور

اگر یہ ناجائز تھا تو پہلے صحابہ کرام اس کو گرا دیتے۔ پھر وسلم کو حضرت صدیقہ کے حجرے میں دفن کیا گیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کے گرد کچی اینٹوں کی گول دفن کرتے۔ پھر حضرت عمر

موجودگی میں اس کھچادی۔ پھر ولید ابن عبدالملک کہ زمانہ میں سیدنا ابن زبیر نے تمام صحابہ کرام کی دیوار

الوفا باخبار دارالمصطفیٰ مصنفہ سید سمہودی عمارت کو نہایے مضبوط بنایا اور اس میں پتھر لگوائے چنانچہ خلاصۃ

میں ہے۔ عن عمرو ابن دینار وعبید اللہ ابن ابی زید قالا لم یکن علی 196 دسویں فصل فیما یتعلق بالحجرۃ المنیفۃ

ابن ابی زید کان صلے اللہ علیہ وسلم حائط فکان اول من بنی علیہ جدارا عمر ابن الخطاب قال عبید اللہ عھد النبی

ادخل بیوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جدارہ قصیرا ثم بناہ عبداللہ ابن ازبیر الخ وقال الحسن البصری کنت

لکل بیت حجرۃ وکانت حجرہ من الکعسۃ من سعیر مربوطتہ فی خشب وانا غلام مراھق ادانال السقف بیدی وکان

عرعرۃ

کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی وابی بکر وعمر میں ہے کہ ترجمہ وہ ہی جو اوپر بیان ہو چکا۔ بخاری جلد اول

تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ولید ابن عبدالملک کے زمانہ میں روضہ رسول اللہ صلی اللہ حضرت عروہ رضی اللہ

ہوئے۔ علیہ وسلم کی ایک دیوار گر گئی تو اخذ وا فی بنائہ صحابہ کرام اس کے بنانے میں مشغول

السلام حتی قال لھم عروۃ لا واللہ ماھی قدم النبی علیہ السلام ماھی فبدت لھم قدم ففزعوا وظنوا انھا قدم النبی علیہ

عمر الا قدم

یہ حضور علیہ السلام کا قدم پاک ہے۔ حضرت عروہ نے ایک قدم ظاہر ہو گیا تو لوگ گھبرا گئے اور سمجھے کہ "

"السلام کا قدم نہیں ہے یہ حضرت فاروق کا قدم ہے۔ کہا کہ اللہ کی قسم یہ حضور علیہ

فرماتے ہیں کہ 550ھ میں جمال الدین اصفہانی نے علماء جذب القلوب الی دیار المحجوب میں شیخ عبدالحق

لکڑی کی جالی اس دیوار کے آس پاس بنائی اور 557ھ میں بعض عیسائی کرام کی موجودگی میں صندل کی

السلام مدینہ منورہ آئے اور سرنگ لگا کر نعش مبارک کو زمین سے نکالنا چاہا۔ حضور علیہ عابدوں کی شکل میں

روضہ کے آس پاس پانی تک بنیاد نے تین بار بادشاہ کو خواب میں فرمایا۔ لہٰذا بادشاہ نے ان کو قتل کرایا اور

قلاؤں صالحی نے یہ گنبد سبز جو اب تک موجود ہے کھود کر سیسہ لگا کر اس کو بھر دیا پھر 678ھ میں سلطان

بنوایا۔

کرام نے بنوایا تھا اگر کوئی کہے یہ تو حضور علیہ السلام کی ان عبارات سے یہ معلوم ہوا کہ روضہ مطہرہ صحابہ

گا کہ اس روضہ میں حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی دفن ہیں اور خصوصیت ہے تو کہا جاوے

الجنائز اور عیسٰی علیہ السلام بھی دفن ہوں گے لہٰذا یہ خصوصیت نہ رہی۔ بخاری جلد اول کتاب حضرت

رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ مشکوۃ باب البکا علی المیت میں ہے کہ حضرت امام حسن ابن حسن ابن علی

توان کو بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک[COLOR="purple"]" ضربت امراتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ

"قبہ ڈالے رکھا۔

ہوا۔ کسی نے انکار نہ کیا۔ نیز ان کی بیوی ایک سال تک یہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ میں سب کی موجودگی میں

جیسا کہ اسی حدیث میں ہے۔اس سے بزرگوں کی قبروں پت مجاوروں کا وہاں رہیں۔ پھر گھر واپس آئیں۔

ہوا۔ بیٹھنا بھی ثابت

محدثین اور مفسرین کے اقوال ملاحظہ ہوں۔ یہاں تک تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوا۔ اب فقہاء

-امن باللہ میں ہے من روح البیان جلد 3 پارہ 1 زیر آیت انمایعمر مسجد اللہ

امر جائز اذاکان القصد بذلک التعطیم فی اعبن العامۃ حتی لایحتقروا قبنا قباب ولی قبور العلماء والاولیاء والصلحاء

القبر صاحب ھذا

جائز کام ہے جبکہ اس سے مقصود ہو لوگوں کی نگاہوں میں علماء اور اولیاء صالحین کی قبروں پر عمارت بنانا"

". قبر والے کو حقیر نہ جانیں۔ عظمت پیدا کرنا تاکہ لوگ اس

-ہے مرقات شرح مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب دفن المیت میں

المشہورین لیزورھم الناس ویستریحوا باالجلوس" پہلے علماء نے قد اباح السلف البناء علے قبور المشائخ والعلماء

پر عمارت بنانا جائز فرمایا ہے تا کہ ان کی زیارت کریں۔ اور وہاں بیٹھ کر آرام مشائخ اور علماء کی قبروں

"پائیں۔

ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت میں فرماتے

تعمیر ترویج مشاہد ومقابر مشائخ و عظماء زیدہ چیزہا در آخر زمان بجہت اقصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در"

واہل صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہند کہ اعدائے دین از ہنود و کفار افزوند تا آنجابیت و شوکت اسلام

وادضاع کہ وترویج اعلاء شان ایں مقامات باعث رعب وانقیاد اایشاں است وبسیار اعمال وافعال بسیار اند۔

"در زمان سلف از مکروہات بودہ اند در آخر زمان از مستحسنات گشتہ۔

لہذا مشائخ اور صلحاء کی قبروں پر عمارت بنانے میں آخر زمان میں چونکہ عام لوگ محض ظاہر بین رہ گئے۔"
مسلمان اور اولیاء اللہ کی ہیبت ظاہر ہو خاص کر ہندوستان میں کہ یہاں مصلحت دیکھ کر زیادتی کر دی تاکہ
بہت سے دشمنان دین ہیں ان مقامات کی اعلان شان کفار کے رعب اور اطاعت کا ذریعہ ہے ہندو اور کفار
"۔ اور بہت سے کام پہلے مکروہ تھے اور آخر زمانہ میں مستحب ہو گئے
شامی جلد اول باب الدفن میں ہے۔
والعلماء والسادات وقیل لا یکرہ البناء اذا کان المیت من المشائخ
"ہو تو اس کی قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں ہے۔ کہ اگر میت مشائخ اور علماء اور سادات کرام میں سے"
بناء و قیل لا باس بہ وھو المختار قبر پر عمارت نہ بنائی جائے اور در مختار میں اسی باب الدفن میں ہے۔ لا یرفع علیہ
میں کوئی حرج نہیں اور یہ ہی قول پسندیدہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ شامی اور کہا گیا ہے کہ اس
نہیں فقہ میں قیل در مختار نے عمارت کے جواز کو قبل سے بیان کہا۔ اس لیے یہ قول ضعیف ہے لیکن یہ صحیح
اور دوونوں قیل سے۔ ہاں منطق علامت ضعیف نہیں۔ اور بعض جگہ ایک مسئلہ میں دو قول بیان کرتے ہیں
بیان میں دیکھو۔ میں قیل علامت ضعیف ہے۔ قیل کی مکمل بحث اذان قبر کے
طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ 335 میں ہے۔
الاندارس والنبش ولا باس بہ وفی الدرر ولا یجصص ولا یطین ولا وقد اعتاد اھل المصر وضع الاحجار للقبور عن
لا باس بہ ھو المختار" مصر کے لوگ قبروں پر پتھر رکھنے کے عادی ہیں۔ تاکہ وہ مٹنے یرفع علیہ بناء و قیل
بنائی جاوے اگر کہا گیا اکھڑنے سے محفوظ رہیں اور قبر کو گچ نہ کی جاوے نہ کھسگل کی جاوے نہ اس پر عمارت
الجنائز میں امام شعرانی فرماتے ہیں۔ کہ جائز ہے اور یہ مختار ہے۔"میزاب کبریٰ آخر جلد اول کتاب
ابی حنیفۃ یجوز ذلک قال الاول مشدد والثانی ومن ذلک قول الائمۃ ان القبر لا یبنی ولا یجصص مع قول
کہ قبر پر نہ عمارت بنائی جاوے اور نہ اس کو گچ کی جاوے باوجودیکہ مخفف" اسی سے ہے دیگر اماموں کا یہ کہنا
رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ یہ سب جائز ہے پس پہلے قول میں سختی ہے اور دوسرے میں امام ابو حنیفہ

مل گیا کہ قبر پر قبہ آسانی۔" اب تو رجسٹری ہو گئی کہ خود امام مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان
وغیرہ بنانا جائز ہے۔
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فرمان پاک سے ثابت الحمدللہ کہ قرآن و حدیث اور فقہی عبارات بلکہ خود
یہ پر گنبد وغیرہ بنانا جائز ہے۔ عقل بھی چاہتی ہے کہ یہ جائز ہو چند وجوہ سے اولاً تو ہو گیا کہ اولیاء علماء کی قبور
اور نہ زیادہ فاتحہ خوانہ نہ کچھ دیکھا گیا ہے کہ عام کچی قبروں کا عوام کی نگاہ میں نہ ادب ہو تا ہے نہ احترام
اگر کسی قبر کو پختہ دیکھتے ہیں غلاف وغیرہ پڑا ہوا پاتے اہتمام بلکہ لوگ پیروں سے اس کو روندتے ہیں -اور
بزرگ کی قبر ہے اس سے بچ کر نکلتے ہیں اور خود بخود فاتحہ کو ہاتھ اٹھ جاتا ہے اور ہیں سمجھتے ہیں کہ یہ کسی
چاہئیے۔ اسی طرح مشکوٰۃ باب الدفن میں اور مرقات میں ہے کہ مسلمان کا زندگی اور بعد موت یکساں ادب
والدین کی قبر کو چومنا جائز ہے۔ عالمگیری کتاب الکراہیت اور اشعتہ اللمعات باب الدفن میں ہے کہ
جتنی دور کہ صاحب قطر کی زندگی میں اس سے بیٹھتا تھا اسی طرح فقہاء فرماتے ہیں کہ قبر سے اتنی دور بیٹھے
احترام بقدر زندگی کے احترام کے ہے اور اولیاء اللہ تو زندگی میں واجب التعظیم اس سے معلوم ہوا کہ میت کا
دوسرے اس لہٰذا بعد موت بھی اور قبر کی عمارت اس تعظیم کا ذریعہ ہے لہٰذا کم از کم مستحب ہے۔ تھے۔
کہ ان کو پہچان کر لوگ اس لیے کہ جس طرح تمام عمارات میں سرکاری عمارتیں یا کہ مساجد ممتاز رہتی ہیں
صورت اہل علم کا سا رکھیں تاکہ لوگ ان کو پہچان کر سے فائدہ اٹھائیں۔ علماء کو چاہئیے کہ اپنی وضع قطر لباس
چاہئیے کہ علماء مشائخ کے قبور عام قبروں سے ممتاز رہیں تاکہ لوگ پہچان مسائل دریافت کریں۔ اسی طرح
تفسیر روح فیض لیں۔ تیسرے اس لیے کہ مقابر اولیاء اللہ شعائر اللہ ہیں جیسا کہ ہم اس سے پہلے کر ان سے
سے ثابت ہے لہٰذا قبروں کا البیان کے حوالہ سے بیان کر چکے ہیں اور شعائر اللہ کا ادب ضروری ہے قرآن
طریقے ہوتے ہیں۔ جو طریقہ بھی ادب کا خلاف اسلام ادب چاہئیے۔ ادب کے ہر ملک اور ہر زمانہ میں علیحدہ
کے زمانہ پاک میں قرآن پاک ہڈیوں اور چمڑے پر لکھا تھا۔ مسجد نبوی کچی نہ ہو وہ جائز ہے حضور علیہ السلام
شاندار میں کھجور کے پتے تھے جو بارش میں ٹپکتی تھی۔ مگر بعد زمانے میں مسجد نبوی نہایت تھی اور چھت
اچھے کاغذ پر چھاپہ گیا۔ روضہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم بہت اہتمام سے بنائے گئے اور قرآن کو

تحلیتہ المصحف لمافیہ من تعظیمہ کمافی نقش المسجد درمختار کتاب الکراہیت فضل فی البیع میں ہے۔ وجاز

قرآن کریم کو چاندی سونے سے آراستہ کرنا جائز ہے اس کے ماتحت شامی میں ہے ای بالذھب والفضیہ یعنی

جیسا کہ مسجد کو نقسین کرنا۔ اسی طرح صحابہ کرام کے زمانہ میں حکم تھا کہ - کیونکہ اس میں ان کی تعظیم ہے

ہوئی۔ آیات اور رکوع اور اعراب سے خالی رکھو۔ لیکن اس زمانہ کے بعد چونکہ ضرورت درپیش قرآن کو

یہ تمام کام جائز بلکہ ضروری ہوگئے۔ شامی میں اسی جگہ ہے۔

وکم من شیئ یختلف باختلاف الزمان والمکان وماروی عن ابن مسعوف جرددوا القراٰن کان فی زمنھم

اعراب وغیرہ سے خالی رکھو یہ اس زمانہ میں تھا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن کو"

"بدلنے سے بدل جاتی ہیں۔ بہت سی چیزیں زمانہ اور جگہ

چھاپو یعنی حمائل نہ بناؤ بلکہ اس کا قلم موٹا ہو۔ حرف اسی مقام پر شامی میں ہے کہ قرآن کو چھوٹا کرکے نہ

سارے احکام کیوں ہیں؟ صرف قرآن کی عظمت کے لیے اسی طرح یہ بھی ہے کشادہ ہوں تقطیع بڑی ہو، یہ

کو تعظیم قرآن واذان واقامت پر اجرت لینا حرام تھا حدیث وفقہ میں موجود ہے مگر بعد اول زمانہ میں

مکان بنانے کی ممانعت تھی۔ ضرورتاً جائز کیا گیا۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں خود زندگی لوگوں کو پختہ

ہوئے یہاں تک کہ ان کے سلام کا جواب نہ دیا اس ایک صحابی نے پختہ مکان بنایا تو حضور علیہ السلام ناراض

(مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل ثانی کو گرادیا۔ تب جواب سلام دیا۔ (دیکھو

حضور علیہ السلام نے میں ہے کہ ["COLOR="purple] اسی مشکوٰۃ کتاب الرقار

والطین جب بندے کے مال میں بے برکتی ہوتی اذالم یبارک للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء [COLOR/] فرمایا۔

لیکن ان احکام کے باوجود عام مسلمانوں نے بعد میں پختہ مکان ہے تو اس کو اینٹ گارے میں خرچ کرتا ہے

بھی۔ تعجب ہے کہ جو حضرات اولیاء اللہ کی قبروں کے پختہ کتنے یا ان پر قبہ بنانے کو بھی بنائے اور مسجدیں

وتکفرون ببعض کیا بعض حرام کہتے ہیں وہ اپنے مکان کیوں عمدہ اور پختہ بناتے ہیں۔ اتومنون ببعض الکتاب

لیے کہ اولیاء اللہ کی مقابر کا پختہ ہونا۔ ان حدیثوں پر ایمان ہے اور بعض کا انکار۔ اللہ سمجھ دے چوتھے اس

ذریعہ ہے۔ اجمیر شریف وغیرہ میں دیکھا گیا ہے کہ مسلمانوں سے زیادہ پر عمارات قائم ہونا۔ تبلیغ اسلام کا

دیگر کفار زیارت کو جاتے ہیں بہت سے ہندوؤں اور افضیوں کو میں نے دیکھا کہ خواجہ وہاب ہندو اور
او قاف پر قبضہ کر صاحب کی دھوم دھام دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ ہندوستان میں اب کفار مسلمانوں کے ان
قبرستان بے نشان ہو کر ان کے قبضے میں رہے ہیں جن میں کوئی علامت نہ ہو۔ بہت سی مسجدیں، خانقاہیں،
تو وہ کچھ دن میں گر گر کر برابر ہو جاتی ہیں اور سادہ زمین پر پہنچ گئے اگر قبرستان کی ساری قبریں کچی ہوں
ہیں لہٰذا اب سخت ضرورت ہے کہ ہر قبرستان میں کچھ قبریں پختہ ہوں تا کہ ان سے اس کفار قبضہ جما لیتے
زمین کا قبرستان ہونا بلکہ اس کے حدود معلوم رہیں۔

قبرستان بھر چکے تھے ایک میں بجز دو تین قبروں کے میں نے اپنے وطن میں خود دیکھا کہ مسلمانوں کے دو
قبرستان کے کچھ حصہ میب پختہ قبریں بھی تھیں۔ مسلمان فقیروں نے یہ ساری قبریں کچی تھیں۔ دوسرے
مکمل خفیہ طور پر فروخت کر دیئے جس پر مقدمہ چلا۔ پہلا قبرستان تو سوائے پختہ قبروں کے دونوں قبرستان
دوسرے قبرستان کا آدھا حصہ طور پر مسلمانوں کے قبضہ سے نکل گیا۔ کیونکہ حکام نے اسے سفید زمین مانا۔
جس میں ساری قبریں کچی تھیں اور مٹ چکی تھیں جہاں تک پختہ قبریں تھیں مسلمانوں کو ملا۔ باقی وہ حصہ
قبرستان کے حدود پختہ قبروں کی حد سے قائم کئے گئے باقی کا بیعانمہ کفار کے پاس پہنچ گئے۔ کیونکہ اس
بقاء اس سے مجھے پتہ لگا کہ اب ہندوستان میں کچھ قبریں پختہ ضرور بنوانی چاہئیں کیونکہ یہ درست مانا گیا۔
وقف کا ذریعہ ہیں جیسے مسجد کے لیے مینارے۔

ہو رہی ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے پیر سید احمد ماہ جولائی 1960ء کے اخبارات میں مسلسل یہ خبر شائع
میں واقع ہے شکستہ حالت میں ہے اس کی مرمت کی جاویگی اور اس پر گنبد صاحب بریلوی کی قبر جو بالا کوٹ
خود ان کی کیا جویگا۔ سبحان اللہ سید احمد صاحب جنہوں نے عمر بھر مسلمانوں کی قبریں ڈھائیں اب وغیرہ تعمیر
اعظم کی قبر کی عمارت کا سنگ بنیاد قبر پر گنبد بنے گا۔ 29 جولائی 1960ء کو صدر پاکستان ایوب خان نے قائد
پر 75 لاکھ روپیہ خرچ ہو گا اس تقریب میں رکھا۔ جس میں ایک لاکھ مسلمان شریک تھے اس عمارت
بھی شرکت کی۔ ان کی تقریر راولپنڈی کے جنگ 12 اگست دیوبندیوں کے پیشوا مولوی احتشام الحق نے
خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ مبارک ہو کہ بانی انقلاب آج بانی 1960ء میں شائع ہوئی آپ نے بہت

سستی کی قبر پر سنگ بنیاد رکھ رہا ہے اب تک پاکستان کی حکومتوں نے اس مبارک کام میں بہت پاکستان کی
جنہوں نے نجدی حکومت تھی۔ مسلمانو! یہ ہیں وہ دیوبندی جو اب تک مسلمانوں کی قبریں اکھڑواتے تھے
قبریں اکھیڑ دیں آج قائد اعظم کی قبر پر گنبد کو مبارک باد کے تار دیئے تھے کہ اس نے صحابہ واہل بیت کی
ہیں۔ ان کا کتابی مذہب اور ہے۔ زبانی مذہب اور عملی مذہب کچھ وغیرہ تعمیر ہونے پر مبارک باد دے دہے
ہوا جدھر کی۔ بہرحال مزار پر گنبد کے دیوبندی بھی قائل ہوگئے۔ اور چلو تم ادھر کو

عمارت قبور پر اعتراضات کے جوابات میں

تو یہ کہ مشکوٰۃ باب الدفن میں بروایت مسلم ہے۔ مخالفین کے اس مسئلہ پر صرف دو ہی اعتراض ہیں اول
وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبور
گچ کی جاوے اور اس سے کہ اس پر عمارت بنائی جاوے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں پر"
" جاوے۔ اور اس سے کہ اس پر بیٹھا
القبور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین کام حرام ہیں قبر کو پختہ نیز عام فقہاء فرماتے ہیں کہ یکرۃ البناء علی
بنانا، اور قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا۔ بنانا۔ قبر پر عمارت

ہیں ایک تو یہ کہ قبر کا اندرونی حصہ جو کہ میت کی جواب قبر کو پختہ کرنے سے منع ہونے کی تین صورتیں
لیے حدیث میں فرمایا گیا۔ ان یجصص القبور یہ نہ فرمایا گیا۔ علی القبور طرف ہے اس کو پختہ کیا جاوے۔ اسی
قطر کو پختہ عامۃ المسلمین کی قبور پختہ کی جاویں کیونکہ یہ بے فائدہ ہے تو معنٰی یہ ہوئے کہ ہر دوسرے یہ کہ
پختہ کیا۔ یہ تینوں صورتیں منع ہیں بنانے سے منع فرمایا۔ تیسرے یہ کہ قبر کی سجاوٹ، تکلف یا فخر کے لیے
قبر پختہ کی جاوے تو جائز ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے اور اگر نشان باقی رکھنے کے لیے کسی ولی اللہ کی

پختہ پتھر کی بنائی۔ جیسا کہ پہلے باب میں عرض کیا گیا۔ لمعات میں اسی ان یخصص عثمان ابن مغلعون کی قبر

ہے۔ جس سے معلوم القبور کے ماتحت ہے لمافیہ من الزینۃ والتکلف کیونکہ اس میں محض سجاوٹ اور تکلف

بنانا منع فرمایا۔ اس کے بھی چند معنٰی ہیں اولاً ہوا کہ اگر اس لیے نہ ہو تو جائز ہے ان ینی علیہ یعنی قبر پر عمارت

جاوے اس طرح کہ قبر دیوار میں شامل ہو جاوے۔ تو یہ کہ خود قبر پر عمارت بنائی

چنانچہ شامی باب الدفن میں ہے۔

علیہ السلام ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وتکرہ الزیادۃ علیہ لمافی المسلم نھی رسول اللہ

میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر قبر کو ایک ہاتھ سے اونچا کرنا منع ہے کیونکہ مسلم

" فرمایا۔ کچھ بنانے سے منع

در مختار اسی باب میں ہے

قبر پر مٹی زیادہ کرنا منع ہے کیونکہ یہ عمارت بنانے کی درجہ] وتکرہ الزیادۃ علیہ من التراب لانہ بمنزلۃ البناء

قبر ہوا کہ قبر پر بنانا یہ ہے کہ قبر دیوار میں آجاوے اور گنبد نانا یہ حول القبر یعنی میں ہے-اس سے معلوم

قبروں کے لیے ہے۔ کے ارد گرد بنانا ہے یہ ممنوع نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ حکم عامۃ المسلمین کے لیے

مشکوٰۃ باب المساجد میں ہے۔ تیسرے یہ کہ اس بنانے کی تفسیر خود دوسری حدیث نے کر دی جو کہ

قوم ن اتخذوا قبور انبیاء ھم مسجد اللھم لا تجعل قبری وو ثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی

جاوے اس قوم پر خدا کا سخت غضب ہے جس نے اپنے اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا جس کی پوجا کی"

" لیا۔ پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا

عمارت بنا کر اس طرف نماز پڑھنا حرام ہے یہ ہی اس حدیث اس سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کو مسجد بنانا اس پر

بناؤ مسجد۔ قبر کو مسجد بنانے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس کی عبادت کی جاوے۔ یا کم سے مراد ہے۔ قبروں پر کیا نہ

اس کو قبلہ بنا کر اس کی طرف سجدہ کیا جاوے۔ از کم

فرماتے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں

الانبیاء تعظیما لشانہم ویجعلونہا قبلۃ یتوجھون فی الصلوٰۃ قال البیضاوی لما کانت الیھود والنصری یسجدون لقبور
لعنھم و منع المسلمون عن مثل ذلک و نحوھا واتخذوھا اوثانا

کی قبروں کو تعظیماً سجدہ کرتے تھے اور اس کو قبلہ بنا کر اس بیضاوی نے فرمایا کہ جبکہ یہود و نصاریٰ پیغمبروں"
اور ان قبور کر انہوں نے بت بنا کر رکھا تھا لہٰذا اس پر حضور علیہ السلام نے لعنت کی طرف نماز پڑھتے تھے
" فرمائی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا گیا۔

معلوم ہو گیا کہ قبہ بنانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ قبر کو یہ حدیث معترض کی پیش کردہ حدیث کی تفسیر ہو گئی۔
جیسے فرمایا۔ چوتھا یہ کہ یہ ممانعت حکم شرعی نہیں ہے۔ بلکہ زہد و تقویٰ کی تعلیم ہے سجدہ گاہ بنانے سے منع
گیا۔ بلکہ گرادیئے گئے کہ ہم پہلے باب میں عرض کر چکے کہ رہنے کے مکانات کو پختہ کرنے سے بھی روکا
سے میت کو راحت یا فائدہ پہنچتا ہے تو منع ہے کہ پانچویں یہ کہ جب بنانے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اس عمارت
آسائش کے لیے عمارت بنائی جاوے تو جائز ہے۔ غلط خیال ہے اور اگر زائرین کی

خاص خاص قبروں پر عمارت بنائی ہیں یہ فعل سنت ہم نے توجہیں اس لیے کیں کہ بہت سے صحابہ کرام نے
تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کی قبر انور کے گرد عمارت بنائی۔ صحابہ ہے چنانچہ حضرت فاروق رضی اللہ
کو ہم اس پر خوبصورت عمارت بنائی۔ حسن مثنیٰ کی بیوی نے اپنے شوہر کی قبر پر قبہ ڈالا جس سیدنا ابن زبیر نے
ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ بحوالہ مشکوٰۃ باب البکاء سے نقل کر چکے۔ زوجہ حسن مثنیٰ کے اس فعل کے ماتحت
باب البکاء میں فرماتے ہیں۔

بالمغفرۃ اما حمل فعلھا علی العبث المکروہ فغیر لائق لصنیع اھل الظاھر انہ لاجتماع الاحباب للذکر والقراءۃ و حضور
البیت

ہونے کے لیے تھا تاکہ ذکر اللہ اور تلاوت قرآن کریں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قبہ دوستوں اور صحابہ کے جمع"
بی بی کے اس کام کو معض بے فائدہ بنانا جو کہ مکروہ ہے یہ اہل بیت کی شان دعائے مغفرت کریں۔ لیکن ان
" ہے۔ کے خلاف

زائرین کے آرام کے لیے جائز ہے۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ صاف معلوم ہوا کہ بلا فائدہ عمارت بنانا منع اور

اللہ تعالٰی عنہا کی قبر پر قبہ بنایا۔ تعالٰی عنہ نے حضرت زینب رضی

الرحمۃ فرماتے ہیں۔ منتقٰی شرح مؤطاء امام مالک میں ابو عبد سلیمان علیہ

اخیھا عبد الرحمٰن وضربہ محمد ابن الحنیفۃ علی قبر ابن عباس وضربہ عمر علی قبر زینب جحش وضربۃ عائشۃ علے قبر

وجہ السمعۃ والمباھات وانما کرھہ لمن ضربہ علی

عائشہ نے اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر پر قبہ بنایا محمد ابن حضرت عمر نے زینب جحش کی قبر پر قبہ بنایا حضرت"

اس نے ابن عباس کی قبر پر قبہ بنایا رضی اللہ عنہم اور جس نے قبہ بنانا مکروہ کہا ہے تو (حنیفہ (ابن حضرت علی

"کے لیے جو کہ اس کو فخر دریا کے لیے بنائے۔

بدائع الصنائع جلد اول 320 میں ہے۔

الحنیفۃ وجعل قبرہ مسنما وضرب علیہ فساطا روی ان عباس لمامات بالطائف صلے علیہ محمد ابن

ہوا تو ان پر محمد ابن حنیفہ نے نماز پڑھی اور ان کی جبکہ طائف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال"

"قبہ بنایا۔ قبر ڈھلوان بنائی اور قبر پر

قبر ابن عباس ان صحابہ کرام نے یہ فعل کیے اور ساری عینی شرح بخاری میں ہے ضربہ محمد ابن الحنیفۃ علی

جاتی رہی۔ کسی محدث کسی فقیہ کسی عالم نے اس روضہ پر اعتراض نہ کیا لہٰذا اُمت روضۂ رسول علیہ السلام پر

کر یہ منع ہے نہ کہ وہ ہی توجیہیں کی جاویں جو کہ ہم نے کیں۔ قبر پر بیٹھنے کے معنٰے ہیں قبر پر چڑھ اس حدیث

ہیں جو قبر کا انتظام رکھے کھولنے بند کرنے کی چابی کہ وہاں مجاور بننا۔ مجاور بننا تو جائز ہے۔ مجاور اسی کو تو کہتے

صحابہ کرام سے ثابت ہے، حضرت عائشہ صدیقہ مسلمانوں کی والدہ حضور اپنے پاس رکھے وغیرہ وغیرہ یہ

ہی کھلوا قبر انور کی منتظمہ اور چابی والی تھیں۔ جب صحابہ کرام کو زیارت کرنی ہوتی تو ان سے علیہ السلام کی

والہ وسلم پر مجاور رہتے ہیں کر زیارت کرتے۔ دیکھو مشکوٰۃ باب لدفن۔ آج تک روضہ مصطفٰی صلی اللہ علیہ

کسی نے ان کو ناجائز نہ کہا۔

اعتراض 2 :۔ مشکوٰۃ باب الدفن میں ہے۔

علی ما بعثنی رسول اللہ علیہ السلام ان لا تدع تمثالا الا طمستہ و عن ابی ھیاج ن الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک
سوّیتہ۔ ولا قبرا مشرفا الا

اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس کام پر ابو ہیاج اسدی سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت علی رضی"
اونچی علیہ السلام نے بھیجا تھا وہ یہ کہ تم کوئی تصویر نہ چھوڑو مگر مٹادو اور نہ کوئی نہ بھیجوں جس پر مجھ کو حضور
"قبر مگر اس کو برابر کردو۔

میں ہے۔ بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب الجریر علی القبر

غلام فانما یظللہ عملہ ورای ابن قسطاطا علی قبر عبد الرحمٰن فقال انزعہ یا

پر قبہ خیمہ دیکھا پس آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے اس کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عبد الرحمٰن کی قبر"
"کے عمل سایہ کر رہے ہیں۔ علیحدہ کردو کیونکہ ان پر ان

عمارت بنی ہو یا قبر اونچی ہو تو اس کو گرادینا چاہئیے۔ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر کسی قبر پر

صحابہ کرام اور اہل بیت کے مزارات کو گرا کر زمین نوٹ ضروری: اس حدیث کو آڑ بنا کر نجدی وہابیوں نے
کے ہموار کر دیا۔

عنہ نے حکم دیا ہے وہ کفار کی قبریں تھیں۔نہ کہ جواب: جن قبروں کو گرادینے کا حضرت علی رضی اللہ
اولاً تو یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم کو اس کام کے مسلمین کی۔اس کی چند وجوہ ہیں۔
قبروں کو ہوں۔ جس کے لیے مجھے حضور علیہ السلام نے بھیجا۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں جن لیے بھیجتا
حضرت علی نے گرایا وہ مسلمانوں کی قبریں نہیں ہو سکتیں۔
فرماتے تھے۔ نیز صحابہ کرام کوئی کام بھی حضور علیہ کیونکہ ہر صحابی کے دفن میں حضور علیہ السلام شرکت
کرتے تھے لہٰذا اس وقت جس قدر قبور مسلمین بنیں۔ وہ یا تو حضور کی موجودگی السلام کے بغیر مشورہ کے نہ

کو مٹانا پڑا۔ آپ کی اجازت سے تو وہ کون سے مسلمانوں کی قبریں تھیں جو کہ ناجائز بن گئیں اور ان میں یا

ہاں عیسائیوں کی قبور اونچی ہوتی تھیں۔

ہے۔ بخاری شریف صفحہ 61 مسجد نبوی کی تعمیر کے بیان میں

امر النبی علیہ السلام بقبور المشرکین فنبشت

"پس اکھیڑ دی گئیں۔ حضور علیہ السلام نے مشرکین کی قبروں کا حکم دیا"

ینبش قبور مشرکی الجاھلیہ کیا مشرکین زمانہ جاہلیت بخاری شریف جلد اول صفحہ 61 میں ایک باب باندھا ھل

شرح میں حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری جلد دوم صفحہ 26 میں فرماتے کی قبریں اکھیڑ دی جاویں اسی کی

ہیں۔

اھانۃ لھم ای دون غیر ھا من قبور الانبیاء واتباعھم لما فی ذلک

" کی قبریں ڈھانے میں ان کی اہانت ہے۔ یعنی ماسوا انبیاء اور ان کے متبعین کے کیونکہ ان"

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

نبش قبور الدارسۃ اذالم یکن محرمۃ "اس حدیث میں اس پر وفی الحدیث جواز تصرف فی المقبرۃ المملوکۃ وجواز

آگیا اس میں تصرف کرنا جائز ہے اور پرانی قبریں اکھاڑ دی جاویں بشرطیکہ دلیل ہے کہ جو قبرستان ملک میں

"ہوں۔ محترمہ نہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کر دی کہ اس حدیث اور اس کی شرح نے مخالف کی پیش کردہ حدیث

کہ اس میں قبر کے ساتھ فوٹو کا کیوں ذکر ہے۔ مسلمان کی مشرک کی قبریں گرائی جاویں۔ دوسرے اس لیے

معلم ہوا کہ کفار کی قبریں ہی مراد ہیں۔ کیونکہ ان کی قبروں پت میت کا فوٹو بھی قبر پر فوٹو کہاں ہوتا ہے؟

مسلمان کی قبر کے لیے ہوتا ہے۔ تیسرے اس لیے کہ فرماتے ہیں کہ اونچی قبر کو زمین کے برابر کر دو اور

زمین کرنا خلاف سنت ہے۔ ماننا پڑے گا کہ سنت ہے کہ زمین سے ایک ہاتھ اونچی رہے۔ اس کو بالکل پیوند

علی تو اونچی قبریں اکھڑوائیں اور ان کے فرزند محمد ابن حنیفہ ابن یہ قبور کفار تھیں ورنہ تعجب ہے کہ سیدنا

نہیں اکھیڑ عنہما کی قبر پر قبہ بنائیں۔ اگر کسی مسلمان کی قبر اونچی بن بھی گئی۔ تب بھی اس کو عباس رضی اللہ

جائے تو نہ مٹاؤ۔ قرآن پاک چھوٹا سکتے کیونکہ اس میں مسلمان کی توہین ہے۔ اولاً اونچی نہ بناؤ مگر جب بن
جب چھپ گیا تو اس کو پھینکو نہ جلاؤ۔ کیونکہ اس میں سائز چھاپنا منع ہے دیکھو شامی کتاب الکراہیت۔ مگر
وارد ہے کہ مسلمان کی قبر پر بیٹھنا وہاں پاخانہ کرنا وہاں جوتہ سے چلنا ویسے قرآن کی بے ادبی ہے احادیث میں
معلوم ہوا کہ اب اس پر چلنا پھرنا منع ہے مگر افسوس کہ نجدی نے صحابہ کرام کے مزارات گرائے اور بھی
صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدہ میں انگریز عیسائیوں کی اونچی اونچی قبریں برابر بن رہی ہیں
ایک کو اپنی جنس سے محبت ہوتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی یقتلون اھل الاسلام ویترکون اھل الاصنام ہر
محض بے جا ہے وہ تو خود فرما رہے ہیں کہ میت پر اعمال کا سایہ کافی ہے جس سے اللہ عنہ کی حدیث سے سند لانا
ہوا کہ اگر میت پر سایہ کرنے کے لیے قبہ بنایا تو جائز ہے۔ معلوم
ہیں۔ عینی شرح بخاری اسی حدیث ابن عمر کے ماتحت فرماتے
الشمس مثلا للاحیاء لا لاضلال المیت جاز وھی اشارۃ الی ان ضرب الفسطاط لغرض صحیح لا تشتر من
لگانا جیسے کہ زندوں کو دھوپ سے بچانے کے لیے نہ کہ ادھر اشارہ ہے کہ قبر پر صحیح غرض کے لیے خیمہ "
"ہے۔ میت کو سایہ کرنے کے لیے جائز
دوپہر کے وقت ایک گھنٹہ کے لیے سیالکوٹ گیا۔ بہت اس کا تجربہ خود مجھ کو اس طرح ہوا کہ میں ایک دفعہ
سیالکوٹی رلیہ الرحمۃ کے مزار پر فاتحہ پڑھوں۔ کیونکہ ان کے حواشی دیکھنے کا شوق تھا کہ ملا عبدالحکیم فاضل
تمام چند آیات پڑھ مشغلہ رہا وہاں پہنچا۔ قبر پر کوئی سائبان نہ تھا۔ زمین گرم تھی دھوپ تیز تھی بمشکل اکثر
معلوم ہوا کہ مزارات پر عمارت بہت فائدہ مند کر فوراً وہاں سے ہٹنا پڑا۔ جذبہ دل دل ہی میں رہ گیا۔ اس دن
زیر آیت اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہے کہ بعض مغرور لوگ کہتے ہیں ہیں۔ تفسیر روح البیان پارہ 26 سورہ فتح
لوگ اولیاء اللہ کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں لہٰذا ہم ان قبروں کو گرائیں گے تاکہ یہ کہ چونکہ آج کل لوگ
۔بچالیتے دیکھ لیں کہ اولیاء اللہ میں کوئی قدرت نہیں ہے ورنہ وہ اپنی قبروں کو گرنے سے
ذرونی اقتل موسی ولیدع ربہ انی اخاف ان یبدل دینکم فاعلم ان ھذا الصنیع کفر صراح ماخوذ من قول فرعون
الفساد اوران یظھر دی الارض

سے ماخوذ ہے کہ چھوڑ دو مجھ کو میں موسٰی کو قتل تو جان لو کہ یہ کام خالص کفر ہے فرعون کے اس قول"
"خوف کرتا ہوں کہ تمہارا دین بدل دیگا یا زمین میں فساد پھیلا دیگا۔ کر دوں وہ اپنے خدا کو بلا لے میں
صحابہ کرام میں کچھ طاقت تھی تو نجدی وہابیوں سے اپنی مجھ سے ایک بار کیسی نے کہا کہ اگر اولیاء اللہ یا
معلوم ہوا کہ یہ محض مردے ہیں پھر ان کی تعظیم و توقیر کیسی؟ میں نے کہا کہ حضور قبروں کو کیوں نہ بچایا؟
قریب قیامت ایک علیہ السلام سے پہلے کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ 360 بت تھے اور احادیث میں ہے کہ
گئی۔ بہت سی مساجد ہیں جو کہ شخص کعبہ گرادے گا۔ آج لاہور یں مسجد شہید گنج سکھوں کا گوردوارہ بن
طاقت تھی تو اس نے اپنا گھر ہمارے ہاتھوں سے کیوں نہ برباد کر دی گئیں تو اگر ہندو کہیں کہ اگر خدا میں
مقابر کی تعظیم ان کی محبوبیت کی وجہ سے کی ہے۔ نہ کہ محض قدرت سے جیسے کہ بچا لیا۔ اولیاء اللہ یا ان کی
بلال کو وہ صفاء پر اور کعبہ معظمہ کی تعظیم ابن سعود نے بہت سی مسجدیں بھی گرادیں جیسے کہ مسجد سیدنا مساجد
وغیرہ وغیرہ